سوال

ئیں اور (ن 1:81 ع

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔ آپ اپنی تحقیق کی روشنی میں جواب ارشاد فرما کر آگاہ فرمائیں۔

بخا(ری ا ، ۲ واحمد ۲ ۳۵۸)

اس حدیث کے ایک راوی یحییٰ بن سلیم کے متعلق موصوف کہتے ہیں کہ یہ قیاس کے خلاف حدیثیں گھڑتا تھا۔ (!!)

نبیا(ء)

شیخ البانی رحمہ اللہ اس روایت کو منکر کہتے ہیں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) پہلی حدیث کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ن: ۲۲۲۷، ۲۲۷۰)

[illegible]

ب: ۲۳۲۱، ۵۶۷۶)

ٰ بن سلیم الطائفی کے بارے میں جرح و تعدیل کا جائزہ درج ذیل ہے:

یحییٰ بن سلیم پر جرح

(۱) احمد بن حنبل رحمہ اللہ: ان حدیثہ یعنی فیہ شي، وکانہ لم یحمدہ۔۔۔ کان قد اتقن حدیث ابن خثیم۔۔۔ الخ

(۲) ابوحاتم الرازی: شیخ صالح محلہ الصدق ولم یکن بالحافظ یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ۔

(۳) النسائی: لیس بالقوی۔۔۔ لیس بہ باس وہو منکر الحدیث عن عبیداللہ بن عمر۔

(۴) ابواحمد الحاکم: لیس بالحافظ عندہم۔

لحفظ۔

(۶) العقیلی: ذکرہ فی کتاب الضعفاء [۴ ۴۰۶] ونقل بسند صحیح عن احمد قال: وقعت علی ابن سلیم وہو یحدث عن عبیداللہ احادیث مناکیر فترکتہ ولم احمل عنہ الاحدیثا۔

(۷) ابن حجر: صدوق سیٔ الحفظ [وفی تحریر تقریب التہذیب (۷۵۶۳): بل صدوق حسن الحدیث، ضعیف فی روایتہ عن عبیداللہ بن عمر]

(۸) الساجی: صدوق یہم [illegible] (تہذیب التہذیب ۱۱ ۱۹۹)

(۹) البیہقی: کثیر الوہم سیٔ الحفظ (السنن الکبریٰ ۹ ۲۵۶)

یحییٰ بن سلیم کی تعدیل

ی: ۲۲۹)

ے ۵ ۵۰۰)

یخ ۱۹۸۰)

ے [۱۵۹۱]

ے[۷ ۵/۲۶] ولم یقل شیئا ونقل المزی عن ابن حبان[ تقاریب الکمال ۲۰ ۱۱۷]

الحدیث پر سکوت کیا[ح ۱۱۴، ۸۷] اور کہا : ثقۃ [تہذیب الکمال ۲۰ وغیرہ]۔

کہا : سنی رجل صالح وکتابہ لاباس بہ واذا حدث من کتابہ فحدیثہ حسن واذا حدث حفظا فیعرف وینکر (کتاب التاریخ ۳ ۵۱)

۸۔ البخاری : احتج بہ فی صحیحہ۔ [ح ۲۲۲۷، ۲۲۷۰]

۹ [دارالسلام : ۵۹۷۳]

قالی : ولیحییٰ بن سلیم عن اسماعیل بن امیۃ وعبیداللہ بن عمر وابن خثیم وسائر مشائخہ احادیث صالحۃ وافرادات وغرائب یتفرد بہا عنھم واحادیثہ مقاربۃ وھو صدوق لا باس بہ [الکامل ۹ ۲۶۴]

یحہ ا (۵۷۹)

جرح : ۸

۳ ۲۲۶ ت ۶۲۹۰)

(۱ ۳۰۱ ح ۱۱۲۱)

۱۵۔ الترمذی : حسن لہ فی سننہ۔ (ح ۵۴۴)

(ح ۱۵۰)

(۱۴۴ :

۸ ح ۲۱۸۶)

۳ ۲۰۳)

۳ ح ۲۸۰۴، ۳ ح ۲۸۳۷)

(۳ ۲۹۹)

(۳ ۴۱۸ ح ۲۲۲۷)

(۴ ۴۱۸)

۲۴۔ عینی حنفی نے یحییٰ بن سلیم کی توثیق نقل کی اور جرح نقل نہیں کی۔

(۱ للعینی)

نے کہا : ومن ضعفہ لم یات بحجۃ وھو صدوق عند الجمیع (بیان الوہم والایہام ۲ ۵۵ ح ۳۵۳)

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ یحییٰ بن سلیم الطائفی جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وصدوق اور صحیح الحدیث وحسن الحدیث ہیں۔ بعض علماء نے ان پر ''یہم'' و ''غیرہ'' ''یخطئ'' کی جرح کی ہے جو کہ حسن الحدیث کے منافی نہیں ہے۔ بعض نے ان پر سی الحفظ، کثیر الخطاء و منکر الحدیث وغیرہ جرح کی ہے. جس کا تعلق یحییٰ بن سلیم کی

تحقیق : یحییٰ بن سلیم الطائفی کی روایات کے چار درجے ہیں :

ہیں۔

ہیں۔

ہیں۔

ہے۔

۵ ۸ ح ۱۴۷۹) اور اس سے بھی زیادہ عجیب وغریب وہ استنباط ہے جو شیخ البانی رحمہ اللہ نے امام بخاری کے قول ''الحمیدی عن یحییٰ بن سلیم صحیح'' سے کیا کہ اگر غیر حمیدی ان (یحییٰ بن سلیم) سے روایت کریں تو (امام بخاری کے نزدیک) ضعیف ہے۔

اسے مفہوم مخالف کہتے ہیں۔ دلیلِ صریح کے مقابلے میں مفہوم مخالف اور مبہم وغیر واضح دلائل سب مردود ہوتے ہیں۔ امام بخاری نے یحییٰ بن سلیم سے صحیح بخاری کے اصول میں روایت کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ان کے نزدیک ثقہ ہیں لہٰذا امام بخاری کے قول کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ حمیدی کی

(۲ ۳۷، ۴۳) میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے میں توقف کیا ہے۔!

(۲) دوسری حدیث کا ترجمہ درج ذیل ہے :

: ۶۹۳۰، ۵۰۵۷، ۳۶۱۱ و صحیح مسلم ۱۵۴ ۱۰۶۶ و دارالسلام : ۲۴۶۲ و سنن ابی داود : ۴۷۶۷ و سنن النسائی ۷ ۱۱۹ ح ۴۱۰۷)

یت کی سند بالکل صحیح ہے۔ سوید بن غفلہ، خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرۃ الجعفی اور سلیمان الاعمش سب ثقہ راوی ہیں۔ اعمش نے سماع کی تصریح کر دی ہے، لہٰذا تدلیس کا اعتراض غلط ہے۔

(جملہ صحیح ہے)۔

ع : ۳۶۵۴)

نئ(اشارہ ۲ ہے ۳ اور اللہ ۴ علم

ۃ التحقیق : صحیح بخاری و صحیح مسلم کی مسئولہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

ں (۴ ۲۳۹)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص415

محدث فتویٰ